بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۵ شوال ۱۳۹۹ھ ۸ تبوک ۱۳۵۸ہش ۸ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۰۳

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

تم کسی ذلیل خواہش کی پیروی نہ کرو تا عدل کر سکو

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہے اور آخرت میں کام آنیوالے اعمال بجالاتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْہَوٰۤی اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (النساء آیت ۱۳۶)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کیلئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمہارے اپنے یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔ اگر وہ جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ان دونوں کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ اسلئے تم کسی ذلیل خواہش کی پیروی نہ کرو تا عدل کر سکو اور اگر تم کسی شہادت کو چھپاؤ گے یا اظہارِ حق سے پہلوتہی کرو گے تو یاد رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے یقیناً آگاہ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا ثُمَّ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ ۔ (ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الموت والاستعداد)

ترجمہ:۔ حضرت ابی لیلیٰ شداد ابن اوس سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہے اور ایسے اعمال کرتا ہے جو موت کے بعد کام آنے والے ہیں اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے متعلق بھی خواہش کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"عمل صالح اُسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ ......

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپکو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ ......

بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کیلئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی یہ دعا پڑھنی چاہیئے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو کی وجہ سے قدرے ضعف کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ دن نزدیک ہے کہ جب دنیا الحق خدا اور اس کی صفت الحق کے مظہر اتم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم کو جو خود الحق ہے پہچان لے گی۔ لیکن جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سے پہلے حقیقی اسلام کے مخالفین کی زبانوں سے جھوٹ اور ظلم پر مبنی ایذا پہنچانے والی باتوں کو سننا پڑے گا اور صبر کرنا پڑے گا۔

آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے خدا تعالیٰ کی صفت الحق کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ اس صفت کے مظہر اتم صرف اور صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کی تعلیم یعنی قرآن کریم بھی صداقت پر مبنی ہونے کے باعث الحق ہے۔ مگر اس تعلیم کی شروع سے ہی مخالفت ہوتی ہے اور اب بھی جاری ہے۔ وہ وقت آنے والا ہے کہ یہ مخالفت تقریباً ختم ہو جائیگی اور نوع انسان اپنے محسن کو شناخت کر لے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی

(باقی صـ۸ پر)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کے بعد تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ شوال ۱۳۹۹ھ
۸ تبوک ۱۳۵۸ہش
۸ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عظیم قرآنی صداقت کا مسلسل عملی اظہار

اگر کسی انسان کو خدا تعالیٰ کی محبت کا شرف نصیب ہو جائے یعنی خدا تعالیٰ اُس سے محبت کرنے لگے اور وہ اپنے دائرۂ استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کا محبوب بن جائے تو اس سے بڑھ کر خوش بختی و خوش نصیبی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ جسے یہ چیز مل گئی تو سمجھو کہ یقیناً اسے سب کچھ مل گیا۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ انڈونیشیا کے نام اپنے ایک حالیہ پیغام میں جہاں انہیں یہ بشارت دی کہ اگر تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو گے اور آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دو گے تو خدا تعالیٰ بھی آپ لوگوں سے محبت کرے گا وہاں حضور ایدہ اللہ نے محبتِ الٰہی کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔

"اگر خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے شاملِ حال ہوگی تو کوئی شر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور وہ تمام وعدے جن کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے وہ آپ کو مل جائیں گے۔"
(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء ص ۸)

یہ وہ حقیقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے۔ اُس نے واضح فرمایا ہے کہ جن مومنوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور ان کا دوست بن جاتا ہے انہیں وہ ہر شر سے بچاتا ہے اور جو اندھیرا بھی ان کے لئے پیدا ہوتا ہے اسے دُور کر کے وہ انہیں نور اور اُجالے میں لے آتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
(البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

یہ ایک قرآنی صداقت ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں اور آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے زندگی وقف کر دیتے ہیں خدا تعالیٰ کے وہ محبوب بن جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں ہر شر اور ہر مصیبت سے بچاتا ہے اور قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت دیتا ہے۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ اُس آگ کو گلزار میں تبدیل کر دکھاتا ہے، وہ بھرے ہوئے سمندر میں پھینکے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ انہیں غرق ہونے سے بچا لیتا ہے، انہیں درندوں کے آگے ڈالا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے نتیجہ میں وہ درندے ان کے لئے رام ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی گزند نہیں پہنچاتے۔ یہ ایسی ابدی صداقت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں عملاً آشکار ہوتی چلی آئی ہے۔

خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کی طرف اپنے متبعین کو بار بار توجہ دلا کر انہیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری کر کے اور آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن سے وہ خود بھی محبت کرتا ہے اور انہیں ہر شر سے بچاتا ہے چنانچہ آپؑ نے ۱۶ مئی ۱۸۹۸ء کو جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور انکی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں انکی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔"
(ملفوظات جلد اوّل ص ۲۶۷)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کو ہر شر، ہر مصیبت اور آفت سے بچاتا اور ان کی حفاظت کرتا ہے مزید فرمایا:۔

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اُس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا....

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا۔"
(کشتی نوح ص ۳۱، ص ۳۲)

پھر حضور علیہ السلام نے یہی بشارت نہیں دی کہ جو خدا کی رضاء پر راضی ہو کر اُسی کے ہو رہیں گے خدا تعالیٰ ان سے محبت کرے گا اور انہیں ہر شر سے بچائے گا اور خود ان کی حفاظت کرے گا بلکہ یہ بھی بشارت دی کہ کامیابی و کامرانی اور غلبۂ حق کے وہ تمام وعدے جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں وہ سب ان کے حق میں پورے ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"
(الوصیت ص ۴)

الغرض خدا جن لوگوں کے صدق و صفا، اخلاص و وفا اور محبتِ بے ریاء سے خوش ہو کر ان سے محبت کرتا ہے وہ انہیں اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے، ہر شر، ہر ضرر، ہر نقصان سے انہیں بچاتا ہے اور پھر ہر نعمت کے دروازے ان پر کھول کر غلبۂ حق کے تمام وعدے ان کے حق میں پورے کر دکھاتا ہے۔ اور یہی وہ عظیم الشان حقیقت ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ انڈونیشیا کے نام اپنے حالیہ پیغام میں ان کے ذہن نشین کرایا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ تمام تر اس عظیم قرآنی حقیقت کے مسلسل عملی اظہار سے ہی عبارت ہے۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کی اطاعتِ رسولؐ اور دین کی سربلندی کے لئے زندگیوں کے وقف سے خوش ہو کر اطراف و جوانبِ عالم میں اس کی حفاظت فرماتا اور اسے ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا آ رہا ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کی اہمیّت وبرکات

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

قرآن کریم اور درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورۃ احزاب)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں (پس) اے مومنو تم (بھی) اس پر درود بھیجا کرو۔ اور بہت خوبی سے (اس پر) سلام بھیجا کرو۔

درود شریف کے معنے

"لفظ درود (بھی) درد ہی سے نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص درد، سوز وگداز اور رقّت سے خدا کے حضور التجا کرنی کہ اے مولیٰ تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر۔ ہم خود کیسے کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے آپ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور میں التجا کریں کہ تو ہی ان کی سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ آپ کو عطا فرما۔"

درود شریف کیوں پڑھا جائے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور کامیابیوں کے واسطے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔

(از تقریر جون ۱۸۹۸ء بحوالہ کتاب درود شریف ص ۱۷۱)

درود شریف کے کلمات،

حدیث ہے۔

عن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا قد عرفنا کیف نسلم فکیف نصلی علیک۔ قال قولوا: اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

(متفق علیہ وھو اصح الحدیث فی الباب)

ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے۔ اور کہا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ہم لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا۔ آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ درود آپ پر کس طرح بھیجا جائے۔ تو آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔ (اللّٰھم صلّ علیٰ محمد) یعنی اے اللہ محمد پر اور آپ کی آل پر درود بھیج۔ جیسا کہ آل ابراہیم پر درود بھیجنے کا تیرا وعدہ ہے۔ تو بہت ہی تعریفوں والا اور بزرگ شان والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور آپ کی آل پر برکات نازل کر جیسا کہ آل ابراہیم پر برکات نازل کرنے کا تیرا وعدہ ہے تو بہت ہی تعریفوں والا اور بزرگ شان والا ہے۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

درود شریف میں بعض کلمات کے معانی

درود کے لفظ کے معنی: مذہبی اصطلاح میں اس سے مراد وہ دعا ہوتی ہے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کی جاتی ہے جس میں خاص رحمتیں طلب کی جاتی ہیں۔ جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اس کے معنی رحمت کے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ لفظ ملائکہ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اس کے معنی استغفار کے ہوتے ہیں۔

اور جب یہ لفظ مومن افراد کی طرف منسوب ہو تو اس کے معنی دعا کے ہوتے ہیں۔ اگر یہی لفظ جانداروں کی طرف منسوب ہو۔ تو اس کے معنی تسبیح ہوتے ہیں۔ یہ معانی لفظ صلوٰۃ کے کئے گئے ہیں اور لفظ درود سے مراد لفظ صلوٰۃ ہے صلوٰۃ کے معنی تعظیم، رحمت۔ حسن ثناء۔ دعا۔ استغفار۔ جب اس کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو تو اس کے معنی تعظیم۔ حسن ثناء اور رحمت کے ہوتے ہیں۔ اور جب اس کا فاعل کوئی مخلوق ہو۔ اور مفعول کوئی خاص مقربین میں سے ہو۔ تو اس کے معنی اس کے لئے خدا کی عظمت۔ رحمت۔ اور حسن ثناء کی درخواست کے اور دعا کرنے کے ہوتے ہیں اور جب اس کا فاعل کوئی مخلوق ہو اور مفعول خاص مقربین میں سے نہ ہو۔ بلکہ کوئی عامی ہو تو اس کے حق میں مغفرت کی، اور رفع تکالیف اور مصائب کی دعا مراد ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے بندہ کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی اس کی تعظیم اور حسن ثناء کے متعلق اپنے جذبات کے اظہار کے ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"غرض جبکہ خدا کے فضل بے انت ٹھہرے اور ہم جلب الٰہی سے اپنے محسن کے لئے درد دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ ہماری غرضمندانہ درخواست پر جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائیگا۔ اور چونکہ اس دعا کے لئے اس نے خود ہمیں حکم دیا تھا۔ اس واسطے یقیناً صلوٰۃ اور سلام کی دعا قبول ہوگی۔ اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص انعامات حاصل ہوں گے۔ تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلیٰ میں ہمارے لئے توجہ کریں گے۔ بس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں

۱۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے۔ کہ سب کے رب انبیاء رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اس کے محتاج ہیں۔

۲۔ خدا تعالیٰ کا غنا ظاہر ہوگا کہ سارا جہان اسی سے سوال کرتا ہے۔ مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ اور جتنا دیتا ہے۔ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود ہے۔

۳۔ اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا کہ وہ خدا کا محتاج ہے۔ اور ہر آن محتاج ہے۔ خدائی مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہیں پہنچے گا۔ بلکہ عبد کا عبد ہی ہے۔ اور عبد ہی رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کا فیضان ان پر بے شمار ہوتا رہے گا

۴۔ درود شریف پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔

اب قابل غور نظریہ یہ ہے کہ اس دعا میں جو علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم کے کلمات وارد ہوئے ہیں۔ اس کا کیا مفہوم ومطلب ہو سکتا ہے۔ جو اس دعا کی مطابقت میں ہو۔ اور اس کے اثر کو زیادہ وسیع کرنے والا ہو۔ تو مختصر طور پر تحریر ہے۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں اور انعامات کے حصول میں یہ کہنا کہ جس طرح چھوٹے نبی پر انعامات ہوئے اس طرح بڑے پر ہوں ایک بے جوڑ اور لایعنی مفہوم نکلتا ہے۔ اب میں چند ایک نکات اس بارہ میں درج کرتا ہوں

۱۔ کہ جس قدر برکات اور انعامات الٰہیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آپ کی اولاد پر ہوئے ہیں۔ ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہو۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درجات کا بلند مرتبہ ہونا اور علو شان ظاہر و باہر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ درود شریف کے پڑھنے کا حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس کو لکھانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود ہیں اور درود شریف کے کلمات تمام نیکیوں پر مشتمل ہیں۔ اور اس لحاظ سے دنیا میں جتنی عبادتیں ہو رہی ہیں۔ اور نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور مختلف اقسام کی نیکیاں بجا لائی جا رہی ہیں۔ ان تمام کا ثواب الدال علی الخیر کفاعلہ کے اصول کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ضرور پہنچتا ہے۔ اور ہر آن پہنچتا ہے کیونکہ زمین گول ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیین ہیں۔ کیونکہ آپ کو اکمل اور اتم دین عطا فرمایا اور دیگر انبیاء بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اکمل اور اتم دین عطا نہیں فرمایا۔ لہٰذا وہ مراتب و مدارج میں گھٹیا ہیں کیونکہ خداوندی عمل کے بھی خلاف ہے کہ وہ کسی کم درجے والے شخص کو مثلاً کسی گھسیارے کو وزیر اعظم یا وزیر بنادے۔ اور کسی وزیر اعظم کو گھسیارے کا کام سپرد کردے۔ سو اس لحاظ سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ثابت ہے۔ سو یہ کہنا غلط ہے کہ درود میں یہ دعا کرکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ عطا کر جو تونے حضرت ابراہیم کو عطا کیا تھا۔ آپ کی نعوذ باللہ ہتک کی گئی ہے۔

قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں دو قسم کی فضیلتیں بیان کی ہیں۔ ایک تو ذاتی ہیں مثلاً یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حلیم ہے۔ اواب اور صدیق اور خدا تعالےٰ کا مقرب بندہ ہے۔ برعکس اس کے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور سید ولد آدم ہیں۔ سو قطعی اور حتمی طور پر معلوم ہوگیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے اور ہر زاویہ سے افضل ہیں۔

دوسری خوبی حضرت ابراہیم علیہ السلام میں قومی ہے۔ اسی واسطے خداوند تعالےٰ نے فرمایا۔

وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ

کہ ہم نے حضرت ابراہیم کو ہی نبوت نہیں دی بلکہ اس کی ذریت کو بھی بڑا درجہ نبوت عطا کیا۔

علاوہ ازیں ایک اور خوبی بھی ہے جس کے لئے حضرت ابراہیم نے دعا مانگی تھی جو بارگاہِ الٰہیہ میں شرف قبولیت حاصل کرچکی ہے وہ دعا یہ ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ (۲-۱۲۱)

ترجمہ۔ کہ میری اور اسمٰعیل کی اولاد سے امت مسلمہ پیدا کردے۔ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ ان کو امت مسلمہ ملے مگر خدا تعالےٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے۔ کہ نبیوں کی جماعت آپ کی اولاد میں پیدا ہوگی۔ تو مفہوم یہ ہوا کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسلم ہونے کی دعا کی تو خداوند تعالےٰ نے اپنے فضل سے نبوۃ عطا فرمائی۔ سو اس لحاظ سے درود کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ خدایا جو معاملہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا وہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کرنا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مانگا اس سے بڑھ کر ان کو دیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو مانگا اس سے بڑھ کر ان کو دیا۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق دعا کی۔ خداوند تعالےٰ نے اس کو منظور فرمایا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے عرفان کے مطابق دعائیں کیں۔ جس کی وسعت بحر بیکراں ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے عرفان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ تو پھر یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھی ہوئی ہونگی۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسلم ہونے کی دعا کی تو خداوند تعالےٰ نے ان کی اولاد میں نبوت کا مقام مقرر فرمایا۔ بلفظ دیگر اس کے یہ معنے ہوں گے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے بڑھ کر نوازا۔ آمین

ایک اور زاویہ سے اس بابرکت دعا پر غور کریں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بچہ کے لئے دعا کی تھی۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے فرمایا۔

"میں تیری نسل کو اتنا بڑھاؤنگا کہ جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاسکتے۔ اسی طرح وہ بھی گنی نہ جائے گی۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ نہیں مانگا بلکہ یہ فرمایا۔

انی مکاثر بکم الامم

کہ میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کرونگا۔

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت رکھی۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس لئے آپ کی روحانی اولاد میں نبوت رکھی۔ گویا جسمانی رشتہ کا خیال بھی خداوند تعالےٰ نے مدنظر رکھا۔ اور روحانی کا بھی جس سے امت محمدیہ کو سرفراز فرمایا ہے

مسلمانوں کے لئے اس دعا میں بشارت ہے

"پس درود شریف مسلمانوں کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ تمہارے اندر ان فیوض سے بڑھ کر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت پر جاری ہوئے جاری رہیں گے اور یہ دعا مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تھی کہ تمہیں وہ کچھ عطا کیا جائیگا جو مانگنے سے بڑھ کر ہوگا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا ہی ہوا تھا۔"

(کتاب درود شریف صفحہ ۱۴)

درود پڑھنے کے مواقع

احادیث میں بہت سے مواقع دعا درود شریف پڑھنے کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف دس مواقع درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام ان سے مستفید ہوں۔ خدا تعالےٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

(۱) تشہد کے بعد درود۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے کا ارشاد فرماتے تھے اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ

یَا بُرَیْدَۃُ اِذَا صَلَّیْتَ فِیْ صَلٰوتِکَ فَلَا تَتْرُکَنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّھَا زَکٰوۃُ الصَّلٰوۃِ

ترجمہ۔ یعنی اے بریدہ رضی اللہ عنہا جب نماز پڑھو تو اس میں مجھ پر درود بالضرور بھیجا کرو کیونکہ یہ نماز کو بڑھاتا اور کامل بناتا ہے۔

۲۔ جنازہ میں درود۔

نماز جنازہ کی دوسری تکبیر میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ دعا کی ابتداء میں درود۔

دعا کی ابتداء میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اذا دعا احدکم فلیبتدء بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد بما شاء

ترجمہ۔ جب دعا کرنی ہو تو پہلے خدا تعالیٰ کی تحمید کی جائے اس کے بعد درود شریف پڑھا جائے اور پھر دعا کی جائے۔

۴۔ دعا کے آخر میں درود

دعا کے آخر میں بھی درود شریف پڑھنے کا ارشاد ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

ما من دعاء الا بینہ وبین اللہ حجاب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی کوئی دعا اللہ تعالےٰ کے اور دعا کرنے والے کے درمیان سے حجاب دور نہیں کرتی یعنی رسا نہیں ہوتی۔ جب تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔

۵۔ دعا کے وسط میں درود۔

دعا کے وسط میں بھی درود شریف پڑھنے کے متعلق بھی حدیث ہے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ

اجعلونی فی وسط الدعاء وفی اولہ و اٰخرہ

کہ مجھے دعا کے وسط میں کرلیا کرو اور اس کے اول اور آخر میں بھی۔

۶۔ مجالس میں درود۔

مجالس میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مندرجہ ذیل کلمات میں ہے فرمایا۔

"ما قعد قوم مقعداً لا یذکرون اللہ فیہ ویصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کان علیھم حسرۃ یوم القیامۃ۔ وان دخلوا الجنۃ للثواب وھذا الاسناد علی شرط الصحیحین

یعنی جس مجلس میں خدا تعالےٰ کا ذکر نہ کیا جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ وہ مجلس گو کسی ایسے نیک کام کے لئے قائم کی گئی ہو جس کا اجر پاکر وہ لوگ جنت میں پہنچ جائیں تاہم یہ بات ان کے لئے افسوس اور حسرت کا موجب ہوگی۔ کہ اس مجلس میں ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجا۔

(کتاب درود شریف صفحہ ۸۵)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

(مکرم رفاقت احمد صاحب ایم۔ اے راولپنڈی)

قرآنِ حمید سے ثابت ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے پاک نبی مبعوث ہوئے۔ ارشاد ربّ العزت ہے: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (سورۃ نحل ع ۵) پھر فرمایا: وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۳) ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے نیز ارشاد ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع ۴) کہ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ ارسالِ رسل کا مقصد انسانوں پر اتمامِ حجت کرنا ہے جیسا کہ فرمایا: رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (النساء آیت ۱۶۶) علاوہ ازیں روزِ حشر ہر نبی اپنی اپنی قوم کے سامنے بطور گواہ کھڑا ہوگا۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے: وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (نحل ع ۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "میں آٹھ ہزار نبیوں کے بعد مبعوث کیا گیا ہوں جن میں سے چار ہزار صرف بنی اسرائیل میں سے ہیں" (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۲۱) پس برصغیر پاک و ہند کی قومیں خدا تعالیٰ کی اس سنت اور قانون سے کبھی باہر نہیں رہ سکتیں کہ ان کی طرف کوئی رسول نہ بھیجا جائے۔ اس بیان سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ پاک نے ہندوستان کی اقوام کو اپنے مقدس وجودوں سے ضرور نوازا ہے۔ مامورِ زمانہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گزرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو (قرآن) نے مکار اور کذاب نہیں کہا بلکہ صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ ہر قوم اور بستی میں نبی گزرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی مگر افسوس اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے"۔

(رسالہ پیغام صلح ص ۳۱)

ہند کے معروف نبی حضرات آدم، شیث، کرشن، رام چندر اور بدھ علیہم السلام ہیں۔ ان کی تعلیمات کو بعد کے زمانوں میں قوموں نے بگاڑ دیا درحالانکہ ان نبیوں نے توحید کی تعلیم دی تھی۔ حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام اسی باب میں رقمطراز ہیں:

"اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہوگئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے"۔

(پیغام صلح ص ۲۳)

حضرت کرشن ملک ہند میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار اور نبی تھا"۔ (لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳) حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں: "رام چندر، کرشن نبی تھے"۔ (ست دھرم وچار ص ۸) اسی طرح مجدد الف ثانی امام ربانی رح نے مکتوبات جلد اوّل میں، مولوی وحید الزمان صاحب نے تفسیر وحیدی میں، علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے سیرۃ النبی جلد اوّل میں، خواجہ حسن نظامی مرحوم نے کرشن بیتی میں لکھا ہے کہ رام چندر اور کرشن ہندوستان کے ہادی برحق تھے۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رح کے متعلق آتا ہے کہ آپ رح نے کرشن جی کے متعلق ایک کشف بیان فرمایا ہے:-

"جتنے لوگ گزر گئے ہیں ان میں سے کسی خاص شخص پر کفر کا حکم لگانا بغیر ثبوت شرعی جائز نہیں ہے اور ان دونوں (کرشن و رام چندر) کا حال نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث میں اور قرآن مجید میں آچکا ہے کہ ہر قریہ میں ہدایت کرنے والا گزرا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہنود میں بھی کوئی ہادی گزرا ہوگا اس طور پر ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے عہد میں ولی ہوں یا نبی"۔

(رسالہ ارشاد رحمانی طبع اوّل ص ۲)

گوتم بدھ علیہ السلام

مہاتما بدھ بھی ہند کے انبیاء میں سے تھے جنہوں نے ہندوؤں میں پھیلی ہوئی بت پرستی کی اصلاح کی۔ مولوی حشمت اللہ خان لکھنوی اپنی کتاب "تاریخ جموں و ریاست ہائے مفتوحہ گلاب سنگھ" کے ص ۲۵۸ جلد سوئم میں لکھتے ہیں

"کتب تواریخ شکاموٗنی میں لکھا ہے کہ سکیا منی ہندوستان کے انبیاء میں سے تھا۔۔۔ کہتے ہیں کہ سکیا منی نے کہا ہے کہ میرے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئیں گے"۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند کے مشہور عالم سید سلیمان صاحب ندوی لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کی آیت وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کو پیش نظر رکھ کر مہاتما گوتم بدھ کا نظریہ ایک حد تک مانوس ہو جاتا ہے"۔

(رسالہ ماہنامہ معارف بابت جنوری ۱۹۲۶ء)

کشمیر میں مقبرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کشمیر کی تاریخوں میں درج ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ علاقہ بانڈی پورہ میں ہے۔ چنانچہ ایک مغربی خاتون مسز ہاروے لکھتی ہیں:-

"ایک فارسی تاریخ کے مطابق جس کا مصنف بدیع الدین ایرانی مؤرخ ہے حضرت موسیٰ نے کشمیر نے اہلِ کشمیر کو توحید پر قائم کیا تھا مگر اس کے بعد وہ ایک خدا کی پرستش چھوڑ کر بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے۔ اس واسطے ایک خوفناک طوفان آپ نے ان کو غرق کر دیا مگر موسیٰ نبی کی قبر اب تک کشمیر میں موجود ہے" (سیاحت کشمیر جلد ۲ ص ۱۵۴ مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۴ء بحوالہ الفضل ربوہ ۲۵ فروری ۱۹۵۹ء)

بائیبل میں بھی اشارہ ملتا ہے۔ وفات موسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں لکھا ہے "خداوند کے بندہ موسیٰ نے "موآب" کے ملک میں وفات پائی" (استثناء باب ۳۴)

عیسیٰ المسیح پیغمبرِ ہند کی حیثیت سے

کشمیر کی قدیم تواریخ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جن کا نام یوز آسف بھی ہے) فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر میں آ گئے تھے۔ انہوں نے اہلِ کشمیر کو توحید اور نیکی کی طرف بلایا اور وہیں وفات پائی۔ آج سے قریباً چھ سو سال قبل ملا نادری نے بڈشاہ کے عہد میں، تاریخ کشمیر فارسی زبان میں قلم کی اس میں لکھا:

"حضرت یوز آسف بیت المقدس کی جانب سے وادیٔ اقدس (کشمیر) کی طرف مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ شب و روز عبادت باری تعالیٰ میں مشغول رہے۔ تقویٰ اور پارسائی میں اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر خود کو اہلِ کشمیر کی طرف پیغمبر مبعوث سمجھا۔۔۔ میں نے ہندوؤں کی ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت بعینہٖ حضرت عیسیٰ روح اللہ ہی تھے اور یوز آسف بھی نام اختیار کر لیا تھا"۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ہندوؤں کو بھی تبلیغ کی جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھوشیہ پران میں ذکر ہے۔

مہبطِ آدمؑ اور خطۂ ہند

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

حقیقۃ الوحی کے حصہ استفتاء میں لکھا ہے

"وانہ نظر الی البلاد الھندیۃ فوجدھا مستحقۃ لمقر ھذہ الخلافۃ لانھا کانت مھبط الآدم الاوّل فی بدء الخلیقۃ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو دیکھا تو اس ملک کو خلافت کا مستحق پایا اس لئے کہ یہی آدم اوّل کی جائے نزول تھا ابتداء تخلیق میں۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ دھرم میں فرمایا کہ "حضرت آدمؑ اپنے لڑکوں سمیت ہندوستان آئے" (صفحہ ۲۹)

اس سلسلہ میں محققین امت کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:۔

ابن سعد نے طبقات میں، ابوبکر شافعی نے غیلانات میں اور عبد بن حمید و ابن عساکر نے حضرت سعد بن جبیرؓ سے نقل کیا ہے کہ خلق اللہ آدم من ارض یقال لھا دجنی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جسد حضرت آدمؑ کا خمیر دجنی نامی علاقہ کی خاک پاک سے بنایا۔ (دجنی نامی علاقہ ہندوستان کے کسی مقام کا نام تھا)۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے بموجب آدمؑ سرندیپ کا مشہور شہر بھی ہند میں ہوا۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر درّ منثور میں کہا ہے کہ ابن حاتم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا خیر وادٍ فی الناس وادی مکۃ و واد نزل بہ آدم بارض الھند (الحدیث) کہ لوگوں کے لئے بہتر وادی مکہ ہے اور دوسری وادی ہند جہاں آدمؑ کا نزول ہوا۔ امام زاہد نے اپنی تفسیر میں ابن عباس سے کہا ہے کہ حضرت آدمؑ ہندوستان میں سراندیپ میں اتارے گئے۔ یہی بات حضرت امام غزالیؒ نے بدء الخلق میں لکھی ہے۔

افق ہند سے آفتاب نبوت کا طلوع

مندرجہ بالا امور سے عیاں ہے کہ سرزمین ہند کی فضیلت ہے کہ شمس نبوت کا طلوع افق ہند سے ہوا کیونکہ اس دور کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ مولانا سید

غلام علی آزاد بلگرامی اپنی کتاب "سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان" میں لکھتے ہیں:

"نوع انسانی کا مبدء جو کہ خاتم انام ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اور اسے اپنی جناب مقدس کے لئے خلیفہ منتخب کیا اور اسے اپنی منزہ مسند کے لئے زینت بنایا اور اپنے مقدس اسماء اسے سکھائے اور نفوس ملکیہ کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر اسے آسمان سے زمین پر اتارا اور وہ ارض ہند ہے جسے دار الخلافہ بنایا اور اس شرافت سے مخصوص کیا۔"

مفسرین امت میں حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا مقام محتاج تعارف نہیں۔ فرماتے ہیں:۔

فحج آدم البیت من الھند
اربعین سنۃ (تفسیر کبیر رازی)

اسی طرح علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت نقل کرتے ہیں:۔

ومنھا حدیث ابن
لعیبر نزل آدم بارض
ھند۔

ترجمہ:۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام ہند کی سرزمین میں پیدا ہوئے۔

آخری زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً فرمایا کہ میری امت کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اس کا آخری حصہ زیادہ بابرکت ہے یا پہلا حصہ۔ اسی حدیث میں ہے: کیف تھلک امۃ انا اولھا... والمسیح آخرھا۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۸۳)۔ کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کے شروع میں میں ہوں۔ درمیانی عرصہ میں بہت سارے مہدی ہیں اور آخری زمانہ میں مسیح مہدیؑ ہوں گے حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے:۔

"قال رسول صلعم
عصابتان من امتی احرزھما
اللہ تعالیٰ من النار عصابۃ
تغزو الھند وعصابۃ
تکون مع عیسی ابن مریم"
(النسائی جلد ۲ صفحہ ۵۲ مطبوعہ دہلی)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ فرمادیا ہے ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں غزوہ کرے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہوگا۔"

کعب بن زہیر بن ابی سلمی کا شعر کیا پیارا ہے۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ

ترجمہ:۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی تلوار ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور جو ہندی ساخت کی اور خدا تعالیٰ کی تلواروں میں سے کھچی ہوئی تلوار ہے

اس سلسلہ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے

"قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاھبطنی الی
الارض فی صلب آدم"

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آدمؑ کی پشت میں زمین پر اتارا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخل راستی اس ملک میں لاوے ثمار

صوفیاء کی کتابوں میں ایک حدیث مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"انی لاجد نفس
الرحمٰن من قبل الیمن"
(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۸ مطبوعہ شیخ
غلام علی اینڈ سنز لاہور)

کہ میں یمن کی طرف سے رحمت کی ٹھنڈی ہوا پاتا ہوں۔

لغت میں لکھا ہے: آتانی من قبلہ اٰلی من جھتہ اور نفس کا معنی ہے نسیم الھواء (المنجد) یعنی صبح کی ٹھنڈی ہوا جو مشرق سمت سے آتی ہے اور ہند حجاز سے مشرق میں واقع ہے۔ شاید اسی بناء پر ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نے کہا ہے:۔

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسمان سے
پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے
میر عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

اس بیان سے ظاہر ہے کہ یہی وہ پاک زمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا مہبط بنایا اور نور محمدیؐ سے اسے منور کیا اور پھر اسی سرزمین ہند سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ظاہر ہوا۔ عجیب مشابہت ہے کہ اس دور کے سلسلۂ امامت کا اوّل فرد یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری فرد امام آخر الزمان حضرت احمد قادیانی علیہ السلام اسی سرزمین ہندوستان سے ظاہر ہوئے اور اسی برصغیر پاک و ہند سے اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ ــــــ دعاء

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے دعا کے لئے کہا تھا اور نصیحت کی تھی کہ دوست یہ دعائیں کثرت سے پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا ۔۔۔ دوستوں کو چاہیئے کہ یہ دعائیں پڑھتے رہیں اور ان کے علاوہ اپنی اپنی زبانوں میں زیادہ جوش کے ساتھ بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہمیں ایسا روحانی غلبہ حاصل کرے کہ ہم لوگوں کے خیالات میں، افکار میں، رجحانات میں، ان کے قلوب میں، بالفعل میں، اعمال میں، تمدن میں، دین میں اصلاح کر سکیں تا جیسے خدا کی بادشاہت آسمانوں پر ہے زمین پر بھی ہو۔"

(بحوالہ الفضل ۲۵ مئی ۱۹۶۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے انصار بھائی توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔"

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

والدہ میجر منیر احمد شہید

میری والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ مرحوم (سیالکوٹی) ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۷۹ء کو بوقت صبح لاہور میں وفات پاگئیں، انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

والدہ مرحومہ کا جسد خاکی بذریعہ ایمبولینس لاہور سے ربوہ لے جایا گیا۔ بعد ازاں جنازہ مسجد مبارک میں لے جایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ؎

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

والدہ محترمہ نے اپنی بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ ربوہ میں ہی گذارا اور باوجود میرے اصرار کے ربوہ سے باہر جانے پر رضامند نہ ہوتی تھیں لیکن وفات سے بیس یوم قبل جبکہ طبیعت زیادہ کمزور تھی میرے ساتھ لاہور آگئیں اور وہیں پر وفات پائی۔

نہایت صابرہ وشاکرہ اور خدا تعالیٰ کی رضاء پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔ آپکے دو جوان بیٹے اور دو بیٹیاں آپ کی زندگی میں ہی وفات پاگئیں۔ ہمارے سب سے بڑے بھائی جمیل احمد عین عالم شباب میں آپ کو داغ مفارقت دے گئے جبکہ دوسرے بھائی منیر احمد جو پاک فوج میں میجر کے عہدے پر فائز تھے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ اسی طرح آپ کی دو بیٹیاں محترمہ اُمّ الفضل صاحبہ و محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بھی چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر اس عالم فانی کو خیر باد کہہ گئیں۔ ان تمام صدمات کو آپ نے نہایت درجہ صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کیا اور راضی برضاء رہنے کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور تمام عمر کبھی کوئی لفظ بے صبری یا شکوہ کا منہ سے نہ نکلا۔ عبادت گذار، دعاگو، غریبوں کی خاص ہمدرد، اُن سے حسن سلوک کرنے والی، دل کی سخی اور صدقہ و خیرات کا بہت زیادہ شغف رکھنے والی خاتون تھیں۔ غرباء کو اپنے ہاتھوں سے کھانا پکا کر اور کھلا کر یا اُن کی مالی امداد کر کے بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔ بزرگوں کی خدمت کر کے اُن سے دعائیں لینے کا خاص وصف رکھتی تھیں۔

اپنے پیچھے تین بیٹے، دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی تمام اولاد نسلاً درنسلاً دین کی خادم اور خداوند کریم کی رضاء کی راہوں پر چلنے والی ہو۔ آمین یارب العٰلمین۔

(کرنل محمد طیب۔ A/82۔ نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

درخواست دعا

۱۔ مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ گجرات کے والد مولوی غلام احمد صاحب ارشد برائے اپریشن ہرنیا گنگارام ہسپتال کے سرجیکل وارڈ ۲ میں داخل ہیں۔ جملہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درد دل سے دعا فرمانے کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرماوے اور انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (بشیر احمد کوثر۔ واپڈا ہاؤس لاہور)

۲۔ میرے والد بزرگوار قاضی محمد شفیع صاحب عباسی اور بڑی ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان ہردو کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد عباسی۔ لاہور)

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گذر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے ازحد پریشانی کا موجب ہے خصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان سے محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسب سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے، آپ وفات پا چکے ہیں اس وجہ سے ماہ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئی تقرری کی منظوری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اس عرصہ میں دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے داخلہ
قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

ایم۔ ایس سی اور ایم فل کلاسوں میں ستمبر میں داخلے ہو رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں ایم۔ ایس سی کے دوران -/۲۰۰ روپے ہر ماہ وظیفہ پچاس فیصد طلباء کو میرٹ لسٹ میں آنے پر ملتا ہے اور ایم فل میں ہر ماہ -/۵۰۰ روپے وظیفہ ملتا ہے۔ پڑھنے والوں کے لئے ماحول بہت صاف ستھرا ہے۔ سیاست سے دور رہنا ضروری ہوگا۔

خواہشمند طلباء و طالبات زیادہ سے زیادہ درخواستیں دیں۔ فارم یونیورسٹی سے مل سکتے ہیں۔ فارم بھجوانے کی آخری تاریخیں

ایم۔ ایس سی	۲۰ ستمبر	انٹرویو کی تاریخ	۲۹ ستمبر
ایم فل	۳۰ ستمبر	" " "	۱۰ اکتوبر

مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں آپ کی ہر ممکن مدد کی جائے گی :۔

محمد ادریس بھٹی ایم۔ ایس سی۔ ایم فل فزکس۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
روم نمبر ۳۴۳ ہوسٹل نمبر ۳ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

ماہنامہ "انصار اللہ" بڑوں اور چھوٹوں کے لئے یکساں مفید ہے

ایک بے بنیاد پراپیگنڈا کی تردید

ایک شخص احمد یوسف نامی جماعت احمدیہ کا کارکن تھا اور اس کے بعض قصوروں کی وجہ سے اسے ملازمت سے برخاست کیا گیا اس برخاستگی کے خلاف احمد یوسف نے لیبر کورٹ میں مقدمہ کیا ہوا ہے جو بہت دیر سے چل رہا ہے۔ اس موقع پر چونکہ مقدمہ زیر تجویز ہے ہم اس کے مالۂ و ماعلیہ پر کچھ لکھنے سے قانوناً معذور ہیں۔

اس اثناء میں احمد یوسف بعض جماعت کے دشمنوں کے ہاتھ میں پڑ گیا اور اس نے بے بنیاد درخواستیں اور رپورٹیں کرنی شروع کیں۔ وہ بھی زیر تجویز ہیں۔ ہم صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ یہ درخواستیں سرتاپا بے بنیاد ہیں۔ اور بعض اخبارات کا اس امر کو بڑے شدومد سے اچھالنا صحافت کے اصول کے خلاف ہے اور محض کسی شخص کے ادعا کو اس طریق پر شائع کرنا کہ گویا وہ سچا ہے نہ تو قانوناً جائز ہے اور نہ ہی صحافت کے آداب اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ہم ان درخواستوں کی تردید کرتے ہیں کیونکہ وہ محض بے بنیاد ہیں۔

احمد یوسف کی درخواستیں اور واویلا ایک سازش کا نتیجہ ہے جو سلسلہ کے معاندین کے ساتھ مل کر اختیار کیا گیا ہے۔

آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف اس قسم کی بے بنیاد اور جھوٹی خبریں بعض اخبارات شائع کرتے ہیں ایک لذت محسوس کرتے ہیں اور اپنے قارئین کو غلط تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ موجودہ صورت یہی ہے۔

دوست صبر سے کام لیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر فتنہ اور جھوٹے منصوبوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے۔ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت سی ایسی لجنات ہیں جن کی طرف سے دوران سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع کے ۱۹۷۸ء کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ نیز چندہ ممبری کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔ یاددہانی کے خطوط بھی لکھے جا چکے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بخدمت مکرم قائد صاحب مجالس خدام الاحمدیہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بڑی برکتوں کا حامل اور اصلاح نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں شمولیت اَن گنت فیوض کے حصول کا موجب بنتی ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریاں دور کرنے اور نیکیاں اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ قرآن و حدیث کے درس اور بزرگان سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ سے مستفیض ہونے کی سعادت ملتی ہے۔

امسال ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مرکز کی طرف سے کی گئی تحریکات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے اور حضور کے ان ارشادات کے مطابق سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر میں آپ کی مجلس کو نمائندگی کی سعادت بخشے۔ آمین

والسلام

خاکسار

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اخبار احمدیہ ـ بقیہ صفحہ اوّل

بعض آیات کے حوالے سے بتایا کہ اس ساری مخالفت کے دو مرکزی نقطے ہیں ایک جھوٹ اور دوسرے ظلم۔ اور قرآن نے بتایا ہے کہ اس کی تعلیم کا کوئی حصہ ظلم کی تعلیم دینے والا نہیں بلکہ یہ تعلیم ظلم کی ہر جڑ کاٹنے والی ہے اور اس قرآن کا انکار ظلم کی راہوں کو اختیار کرنے کا سبب بن جاتا ہے مگر اس ظلم سے کبھی پائیدار کامیابی نہیں ملتی۔ اور ظلم کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے قہر کا ہاتھ ایک دن ان کی گردن پکڑ لے گا۔ حضور نے فرمایا کہ سچ اور جھوٹ کی اس جنگ میں ظلم و جھوٹ نے بہرحال پسپا ہونا ہے لیکن اس کے مقابلے میں صبر اور دعاؤں سے مدد لینی پڑے گی تاکہ ہماری قربانیوں کے جواب میں خدا کی رحمتیں بھی ہم کو حاصل ہو جائیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ثبات قدم اور استقامت عطا فرمائے ہم غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور وہ دن جلد آئے کہ ہم یہ دیکھ لیں کہ اسلام کی تعلیم اپنے حسن و احسان کی وجہ سے دنیا پر غالب آ جائے۔ حضور نے احباب جماعت کو تاکید کی کہ اس مقصد کے لئے عاجزانہ راہوں کو ایک لحظہ کے لئے بھی نہ چھوڑیں۔ دعاؤں اور صبر سے کام لیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ تم خدا کے ہو جاؤ اور وہ تمہیں چھوڑ دے۔

حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۴۸۴۷

ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۳۸

نگران

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

(رجسٹرڈ درجہ اوّل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴